کیسی تھی۔ اور اب جو میں نے تجھے نربھے دان دیا
ہے۔ اب تیری حالت کیسی ہے۔ راجہ بولا اے سوامی
اوس پہلی حالت کا دکھ اور اِس موجودہ حالت کا سکھ
ان دونوں کا اندازہ بیان سے باہر ہے۔ سادھو بولے
کیا تجھے پہلی حالت اچھی معلوم ہوئی تھی۔ یا کہ پچھلی ہاں ہاں
پہلی حالت بہت بُری تھی۔ پچھلی تو مہا سکھدایک ہے
سادھو۔ اے راجن اسی طرح جنگل کے پشو پنکھی اور
پرانی ماتر کو جب موت کا نشان نظر آتا ہے۔ تب
سب کی حالت عین بعین تیری پہلی حالت کی سی ہو
جاتی ہے۔ وہ اُن سب کو ویسی ہی بُری لگتی ہے
کہ جیسی تجھ کو لگی تھی۔ جیسے میرے نربھے دان سے
تیری پچھلی حالت ہوئی اسی طرح تو بھی اُن سب
پرانی ماتروں کو نربھے دان دیکر اپنی اِس پچھلی حالت
میں پہونچاؤ۔ تب راجہ نے بھی اپنی دونوں حالتوں کا
مقابلہ کیا اور اوس منی کے سامنے ہی کان کو ہاتھ لگایا
اور کہا کہ میں آج سے پیچھے کسی بھی پرانی کو اپنی پہلی
سی حالت میں نہ ڈالوں گا۔ یعنی کیتی زچیدنتی (کسے گنجر
رہا تھی) پرنیت (تنگ) کسی نراپرادی (بے گناہ) کو
نہ مارونگا۔

پس اس کتھن کو سُنا کر آپ نے سروتا جنوں کے
ہردوں پر دیا کا نیک اثر ڈالتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔
کہ جس کا بدلہ آپ سے نہ دیا جا سکے اسکو لینا بھی نہ چاہیے
یعنی تم اپنے پران دینا نہیں چاہتے تو دوسرے کے پران

بہی :- لو مثلاً جب کوئی شخص کسی سے بہا جی پینے لگتا ہے۔ تو وہ سوچ سمجھ کر لیتا ہے۔ کہ اس کا عوض میں ادا ئے کر سکونگا یا کہنیں۔ کیونکہ جسقدر لیویگا اوسی قدر دینی پڑے گی۔ اِسی طرح جو اوروں کے پران لیتا ہے۔ اوس کو اپنے بہی دینے پڑینگے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے بہی کہا ہے۔

جو سر کاٹے اور کا اپنا رہے کٹا
سائیں کی درگاہ میں بدلا کہیں نہ جا

بلکہ ایک دفعہ دوسرے کے پران لوٹنے کے عوض میں ایک ہی دفعہ اپنے پرانوں کے دینے سے چھٹکارا نہ ہوگا۔ یعنی کئی جنموں تک بار بار مرنا پڑیگا۔

دیکھو "تاریخ منگہر شدی ۱۰ کہ پُن اور پاپ کے پہل کیسے پہیلتے ہیں۔

پس اِس اوپدیش کو سُنکر لوگوں کے ہردوں پر دیا دہرم کا بڑا ہی اثر ہوا۔ چنانچہ دیگر مذاہب کے کئی صاحبان نے شکار کا کہیلنا۔ گوشت کا کہانا وغیرہ چہوڑ دیا۔ اور لالہ شنکر داس جی اور کئی لوگوں نے "بنا چہانے" پانی تک کا استعمال کرنا چہوڑ دیا۔ چونکہ بیماری کی وجہ سے جو آپ کو ناطاقتی پڑ گئی تھی۔ اوس کو پرواہ نہ کر کے بہی لوگوں کی بنتی پر آپ دو دو ڈھائی ڈھائی گھنٹہ تک ایک ہی چوکڑی جما کر دیا کہیان فرماتی رہی تھیں۔ اِس لئے آپ کو بدہضمی کی شکایت

ہو گئی جو کئی سالوں تک قایم رہی اس وجہ سے پُستکوں
کے لکھنے اور پڑھنے اور بنانے میں بڑا اہرج پہونچا۔

مانگھ بدی ۶
آپ کا چتر ماسہ سمت ۱۹۴۷
کا سیالکوٹ میں دوسری دفعہ

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے گوجرانوالہ
سے سیالکوٹ کو بہار کر دیا۔ جب سیالکوٹ قریباً ۳×
۴ کوس رہ گیا تو چار پانچ سو بھائی اور بائی ادن
کے استقبال کو حاضر ہوئے اور بہت بھائی اور بائی راستہ
میں شہر پہونچنے تک ملتے رہے۔ یہ شہر بلحاظ آبادی
جین زمانہ حال میں بھی لاہور اور امرتسر وغیرہ شہروں
سے بڑا ہے۔ تو پھر کیوں نہ رونق ہو۔ پس گھر گھر
مہاستی جی مہاراج کے آمد کے منگلا چرن ہونے لگے
کہ دھن یہ سمہ ہے کہ جس میں چوتھے آرے کی ساکھشات
نبگی (نمونہ) سری مہاستی جی مہاراج ہمارے کھیتر
میں پدھارے ہیں۔ پس وہاں آپ کے دیاکھیان
ہونے لگے۔ اور وہاں کے سراوگ اور سراوکا نے
دہرم کے پرچار میں تن من دھن سے کوشش

کی بلکہ آپ کے حضور میں عرض کی کہ اگر آپ ہمارے اس کہیتر میں چتر ماسہ کی کرپا کریں۔ تو ہمارے من کے منورتہہ پورے ہو جاویں۔ اور دہرم کا بڑا ہی پرچار ہو۔ اور جو ہانی کارک فضول رسومات سمجھی جاتی ہیں۔ وہ بہی شاید رفع ہو جاویں۔ آپ نے فرمایا کہ چتر ماسہ کی آگیا تو سری پوج جی مہاراج کے اختیار میں ہے۔ یہ سنتے ہی لالہ رویا شاہ لالہ پالاشاہ ولالہ جنتو شاہ ولالہ باہی شاہ ولالہ ملکی شاہ ولالہ جیت شاہ وکرم چند وغیرہ بیس چالیس سراوگ مالیرکوٹلہ میں چلے گئے۔ اور سری سری پوج موتی رام جی مہاراج سے بنتی کر کے آپ کے چتر ماسہ کی آگیا لے آئے۔

چنانچہ سمت ۱۹۴۷ کا چتر ماسہ آپکا سیالکوٹ میں ہوا اس چتر ماسہ میں لاکھ سوالاکھہ سامایک ہمیر اور قریباً پانچ سو دیا اور سات سو [illegible] اور تیس تیس اٹھائیاں ہوئیں اور ایک بائی نے پندرا دن کا ایک برت کیا۔ اور پانچ پانچ چار چار روز کے برت بہت ہوئے اور سیالکوٹ میں لڑکوں کے بیاہ کے علاوہ لڑکیوں کے بیاہ میں بہی برادری اوسوال میں نگرجیون ۴ رکا رواج تہا۔ آپ کے اپدیش سے لڑکیوں کے بیاہ پر جیون ۴ رمیں بند ہو گئیں اور رات کے وقت بداسوئی (بری) چڑہانے کی جو رسم تہی کہ جس میں علاوہ قیمتی پارچات کے زیورات سونے اور چاندی کے چار پانچ تہالوں

میں دکھلا دے کے لئے ننگے رکھ کر ناچ اور باجے
کے ساتھ مشعلوں کی روشنی سے بازوں میں سے
بہ حفاظت سپاہیوں کے گزرتے ہوئے لڑکی والے
کے مکان پر رات کے ۱۲ بجے تک پہنچتے تھے۔ جس
میں چوروں اور اوچکوں کا خطرہ اور مشعلوں وغیرہ
سے کپڑوں اور دوکانوں کے چھپروں کو آگ لگ
جانے کا اندیشہ رہتا تھا۔ وہ آپ کے اوپدیش
سے بند ہو گئے۔ اور ہمیر و غریب کا پردہ بھی بنا
رہا۔ علاوہ ازیں اور بھی کئی ایک فضول رسومات
بند ہو گئیں۔ جن سے وہ روپیہ جو آئے دن فضول
طریقے پر صرف ہوتا تھا۔ اور جن سے لوگ واستو
میں (در اصل) دقتیں بھی محسوس کرتے تھے۔ وہ
سب آپ کے وہاں پر چترماسہ کرنے کی وجہ سے
رفع ہو گئیں۔ جس سے اِس لوگ اور پر لوگ یعنی دونو
لوک کا فائدہ وہاں کی برادری کو ہوا اور جو یاتری
آپ کے درشنوں کو بیروں جات سے آتے
تھے۔ اُن کی خاطر تواضع بھی سیالکوٹ والوں نے
خوب دل کھول کر کی۔

پس چترماسہ ختم ہونے پر آپ پھر گوجرانوالہ
پدھارے وہاں راولپنڈی کے چالیس پچاس سر لوگ
چترماسہ کی بنتی کو آئے اور وہاں سے مالیرکوٹلہ
میں جا کر سری سری ۱۰۰۸ پوجیہ موتی رام جی مہاراج
سے عرض کی اور اپنے کھیتر راولپنڈی کے لئے

آپ کے چترماسہ کی آ گیا لائے اِس لئے آپکا چترماسہ سمت ۱۹۴۸ کا راولپنڈی کا منظور ہوا۔

ضروری نوٹ

مانگھ بدی چھٹ کو جیہویں ترتھینکر سری مدبھگوان پدم پربھو جی کا چون کلیان ہوا ہے

مانگھ بدی ۷

آپ کا چترماسہ سمت ۱۹۴۸ کا شہر راولپنڈی ہیں

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کا چترماسہ سمت ۱۹۴۸ کا شہر راولپنڈی میں ہوا یہ بھی جینیوں کی آبادی کے لحاظ سے سیالکوٹ کی طرح ہی ایک بارونق شہر ہے۔ لوگوں کو آپ کے چترماسہ کے منظوری پر بڑی خوشی ہوئی۔

جب آپ نے راولپنڈی کی طرف بہار کیا۔ تو وہ لوگ بڑے ادتساہ سے تین چار سو کی تعداد میں جہلم کے مقام پر ہی حاضر ہو گئے۔ انہیں سے کئی شرادک اور شرادکہ تو پیدل ہی راولپنڈی تک ہمراہ گئے۔ جس روز آپ راولپنڈی پونچیں۔ گویا شہر میں ایک عید تہا۔ لوگ جینیوں کی بھگتی دیکھکر پرسنشا کرتے تھے۔ جب آپ کے ویاکھیان ہونے شروع ہوئے تو بہت لوگ آپ کی پرسنشا۔ سنکر آنے لگے۔ دہرم کی بڑی اونتی ہوئی جن اشخاص کے دلوں میں کوئی اعتراض پیدا ہوا کرتے تھے وہ دہرم چرچہ کر کے اُن سنشوں کو آپ سے نورت کر کے آنند کو پراپت ہوتے تھے۔ اور آپ کی تعریف کرتے تھے۔

ایک روز رائے بہادر سردار سوجا سنگھ صاحب بھی آپ کی سیوا میں ویاکھیان سننے کو تشریف لائے۔ اور اپنے ہمراہ پتا سوں کے بڑے بڑے لڑکے بھی لائے۔ اونہوں نے آپکا اوپدیش بغور سنا۔ بعد ختم ہونے ویاکھیان کے اونہوں نے آپ کی خدمت میں پرارتہنا کی۔ کہ پہلے آپ اِس بین سے کچھ چڑھاوا لے لیویں اور باقی کے لئے اجازت

دیدیں۔ کہ لوگوں کے مابین تقسیم کئے جاویں سری
مہاستی جی مہاراج نے فرمایا۔ بہائی صاحب ہم تو
گرہستیوں کے گہروں سے نردوش بہدارتہ خود دیکھ
کر لاتے ہیں۔ اور جو چیز ہمارے لئے قیمتاً خریدی
جاوے یا ہمارے واسطے بنائی جاوے یا ہمارے
مکان پر لائی جاوے۔ ہم اوسے انگی کار نہیں کرتے
ہیں۔ ہماری برتی ہی ایسی ہے۔

یہ بچن سُنکر سردار صاحب موصوف جین مُنیوں
کی نربوبتا پر بڑے خوش ہوئے اور وہ پرشاد
حاضرین کے درمیان تقسیم کر دیا گیا۔

حضور کے چترماسہ میں کئی فضول اور نقصان
دہ رسوم جو وہاں کی جین برادری میں رائج تھیں
آپ کے پوتر اوپدیش کے نیک اثر سے دور ہو گئیں
آپ کے درشنوں کو بیرون جات سے بھی بہت لوگ
آتے رہے۔ جنکی خاطر تواضع راولپنڈی والوں
نے بہت ہی کی یعنی جب اونکو اطلاع ملتی کہ فلاں
شہر سے فلاں گاؤں سے لوگ آتے ہیں۔ تو انکو
نہایت ہی خوشی ہوتی۔ اور اون کے استقبال کو
ریلوے اسٹیشن پر حاضر ہوتے۔ اور انگریزی باجہ

کے ساتھ اونکو شہر میں لاتے اونکی رہائیش کا کافی انتظام کرتے۔ کہانے پینے کیلئے ایسے ایسے عمدہ بہوجن اپنے گہر سے طیار کروا کر یاتریوں کو دیتے کہ جو بیاہ شادیوں کے موقعات پر ہوتے ہیں *

مانگہ پدی ۸

جج صاحب کا پرسن

مُکتی کے وشہ پر

راولپنڈی کی جین برادری کو آپ کے چترماسہ میں بڑا اوتساہ تہا۔ اسمگہ جین سبہا بہی قایم ہے۔ جس نے دو دن کے لئے اپنا عام اجلاس کیا اور حضور کے چرنوں میں بہی عرض کی۔ کہ آپ ہمارے اجلاس میں پدہار کر سروتا جنون کو اپنی پوتر بانی سے دہرم کا لابھ دیں۔ ایک تو یہ تہا۔ کہ جس میں ہر ایک مذہب کے ممبران کو شامل ہونیکا موقع دیا ۔

گیا تہا۔ اور وہ دیگر اسمیں آنحضور کے رونق افروز ہونے کی خبر تہی۔ اس لئے بہت لوگ ہر مذہب کے اِس جلسہ میں شامل ہوئے۔

رائے نارین داس صاحب جج بہی تشریف لائے اور اونہوں نے آپ کے اوپدیش کو بڑے غور سے سُنا۔ اور بعد ازاں اُن حکمتی کے بارے میں ایک سوال بہی کیا۔ جو ذیل میں درج ہے۔

سوال جج صاحب

آپؐ مکتی کس طرح مانتے ہیں۔

جواب سری مہاسنی پاربتی جی مہاراج

جیو (چیتن پدارتھ) کرم (جڑ پدارتھ) یعنی جیو کے سنچت کئے ہوئے کرم جو سوکشم شریر یعنی تیجس کارمان شریر میں رہتے ہیں۔ جس کو انتا کرن بہی کہتے ہیں۔ اس کرم بندہ سے ابندہ ہوکر یعنی جنم مرن سے رہت ہوکر پرماتم پد کو پراپت

کر سروگیتا روپ سروآنند میں سدیو یعنی ہمیشہ رہنے کو مکتی مانتے ہیں۔

جج صاحب

ہماری رگ وید ادی بھاشیہ بھومکا وغیرہ کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ چار ارب بیس کروڑ برس پرمان ایک کلپ ہوتا ہے۔ وہ ایشور کا دِن ہوتا ہے یعنی اتنے کال تک سرشٹی کی ستھتی ہوتی ہے۔ جبہیں سب جیو شبھ اشبھ کرم کرتے ہیں پھر اتنے ہی برس پرمان بکلپ یعنی ایشور کی رات ہوتی ہے۔ جبیں ایشور سرشٹی کا سنگھار کر دیتا ہے پرمانو وغیرہ کچھ بھی نہیں رہتے۔ سب جیووں کی مکتی ہو جاتی ہے۔ یعنی سب جیو سوئے رہتے ہیں پھر بکلپ کے سماپت ہونے پر کلپ کال شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے آغاز پر ایشور پھر سرشٹی رچتا ہے۔ تب سب جیو مکتی سے سرشٹی پر بھیجے جاتے ہیں۔ تب وہ شبھ اشبھ کرم پھر کرنے لگ جاتی ہیں۔ یہ سلسلہ انادی اسی طرح چلا آتا ہے اور اسی طرح چلا جائیگا۔

سری مہاستی جی مہاراج

بھلا یہ مُکتی ہوئی۔ یاکہ مزدوروں کی رات ہوئی
جس طرح مزدور دن بھر مزدوری کرتے رہے
اور رات کو ٹوکری اور پھاوڑا (کہی) سرہانہ رکھ
کر سو رہے۔ اور صبح اُٹھکر پھر وہ ہی حال پرنتو
ایک اور بھی اندھیر کی بات ہے۔ کہ کلپ کے ختم
ہو جانے پر جب سب جیو نکی مُکتی ہو جاتی ہے
تو آپ کے کہنے کے مطابق جو پاپی۔ ہنسک دُشٹ
کصائی وغیرہ جیو ہیں۔ اون کو بھی مُکتی ملجاتی ہے
اور جو دُنیاوی عیش و آرام کو چھوڑ کر برہم چریہ
وغیرہ نیموں کا سادہن کرتے ہوئے جپ تپ
سنجم میں اپنی آیو کو پورن کرتے ہیں۔ وہ
ہی مُکتی اُن کو ملتی ہے۔ تو بتلائیے۔ جو دھرماتما
پُرش سندہیا۔ گایتری وغیرہ کا جاپ جپتے ہیں
اور وید ابھیاس یگ ہون۔ آدی کئی اور کرم
کرتے ہیں۔ اور جو پاپی ہنسک آدی ہنسا کرتے ہیں
اور جھوٹ۔ چوری بہبچار وغیرہ کو کرم کرکے آیو
(عمر) بسر کرتے ہیں۔ وہ بھی کلپ ختم ہونے پر

اُسی مکتی کو۔ پراپت کر لیتے ہیں۔
اب آپ غور کریں۔ کہ آپ کے خیال کے مطابق دہرماتماؤں اور پاپیوں میں کیا فرق رہا۔ یعنی کلپ کے ختم ہونے پر دونوں کو ہی مکتی ملگئی۔ اور بکلپ کے ختم ہونے پر دونوں ہی کو مکتی سے دہکے ملگئے
پس کیا اسی کرتوت پر ایشور کو نیائے کاری مانا گیا ہے۔ پس آپ کی ایسی مکتی کو تو وہ ہی لوگ مانینگے۔ کہ جو شاستروں کے تتو گیان سے انجان ہونگے۔

جج صاحب

ہاں جی۔ سماجیوں میں تو ایسا ہی مانتے ہیں مگر اتنا فرق ضرور ہے۔ کہ جیسے ۱۲ گھنٹے کا ایک دن۔ اور ۱۲ گھنٹے کی ایک رات ہوتی ہے۔ سو دہرماتماؤں کو تو گھنٹہ دو گھنٹہ کچھ عرصہ پہلے مکتی مل جاتی ہے۔ اور باقی سب جیودنکو ۱۲ گھنٹے کی ہی مکتی ہے۔

سری مہاستی جی مہاراج

ہا ہا۔ یہ مکتی کیا ہوئی۔ یہ تو بڑا انیائے ہوا

کیونکہ ایسا ماننے سے تو دہرماتماؤں کا دہرم ہی نِرارتھک (نِرپہل) ہوا۔ اور پاپی پُرشوں کا پاپ پہِنشپہل ہوا۔ کیونکہ جنہوں نے آٹھ شبھ کرم کئے۔ اونکو بھی ۱۲ گھنٹے کی مُکتی ملیگی۔ اور جو دہرماتما جن دہرم کرتے رہے۔ اونکو ہی ۱۲ گھنٹے کی مکتی مِلگئی۔ کیا ہوا جو تیرہ چودہ گھنٹہ کی مِلگئی۔ کسی نے کہا بھی ہے۔ کہ ؎

خنجر تلے کِسی نے ٹک دم لیا تو پھر کیا

پس جج صاحب موصوف آپکا یہ جواب سُنکر بڑے خوش ہوئے۔

جج صاحب

آپ ویدوں کو ہی سنتہ ساشتر مانتے ہیں یا کوئی اور۔

سری مہاستی جی مہاراج۔ کیا تم لوگ ویدوں کے سوا اور ساستروں کو نہیں مانتے۔

جج صاحب۔ نہیں۔

سری مہاستی جی مہاراج - کیوں۔

جج صاحب - وید ایشور کے بنائے ہوئے ہیں - اِس لئے یہی ست ماننے یوگ ہیں۔

سری مہاستی جی مہاراج - مسلمان لوگ کہتے ہیں - کہ قرآن شریف خدا کا بنایا ہوا ہے - یہ کیسے۔

جج صاحب - چُپ

سری مہاستی جی مہاراج - اسمیں یہ تو عقلمندوں کو سوچنا ہی پڑیگا - کہ دونوں میں سچائی کہانتک ہے اوّل تو یہ بتلاؤ کہ جس کو تم لوگ ایشور کہتے ہو اُسی کو مُسلمان خدا کہتے ہیں - یا کہ خدا کوئی اور ہے۔

جج صاحب - جسکو ایشور کہتے ہیں اوسی کو خدا کہتے ہیں - خدا کی سرشٹی کوئی اور تو نہیں ہے۔

سری مہاستی جی مہاراج - اب سوچنے کی بات ہے کہ وید کا کرتا (مصنف) ایشور ہے اور قرآن شریف کا کرتا بھی ایشور ہی ٹھہرا کیونکہ خدا کوئی اور تو ہے ہی نہیں - اُس لئے جس کرت یعنی تصنیف کا کرتا (مُصنف) ایک ہی ہے تو اُسکی کِرتِ یعنی تصنیف میں فرق کیسے ہو سکتا ہے مگر وید اور قرآن میں تو رات دِن کا فرق ہے - یہ کیا

جج صاحب - کچھ سوچتے رہے۔

سری مہاستی جی مہاراج - سوچتے کیا ہو - (۱) کیا تو ایشور اور خدا دو (علیحدہ علیحدہ) ماننے پڑینگے - (۲) کیا وید اور قرآن دونوں کو ایک ہی ماننا پڑیگا - کیونکہ ایک ہی

مصنف کی تصنیف ہونے سے صرف بولی کا فرق مانا جاویگا - جیساکہ وید سنسکرت میں اور قرآن عربی میں (۳) اور کیا جو جین شاشتروں سے پایا جاتا ہے - کہ ایشور نراکار ہونے سے نِشکرم ہے - اِس لیے نہ تو ایشور کے بنائے ہوئے وید ہیں - اور نہ ہی خدا کا بنایا ہوا قرآن ہے - وید رِشیوں نے بنائے ہیں اور قرآن پیغمبر نے بنایا ہے - کیونکہ ویدوں میں بنانے والے رِشیوں کے نام بھی آتے ہیں -

مثلاً (۱) اگنی (۲) وایو (۳) آدتیہ (۴) انگرا (۵) مدھوچھندس (۶) اگھمرشن (۷) پراشر وغیرہ وغیرہ

اور قرآن سے بھی ثابت ہوتا ہے - کہ کسی پیغمبر کا بنایا ہوا ہے - کیونکہ قرآن کا اوّل ہی کلمہ یہ ہے (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) جس کے لفظی معنی یہ ہوئے (ب) کے معنی ساتھ (اسم) کے معنی نام (اللہ) کے معنے خدا پاک (خدا کیا ہے) (الرحمٰن الرحیم) کے معنی بے گناہوں پر رحم کرنے والا اور گنہگاروں کو بھی بخشنے والا -

پس ثابت ہو گیا کہ قرآن کے بنانے والا کوئی اور ہے - کیونکہ وہ بناتے وقت یہ کہتا ہے - کہ خدا پاک جس کی صفت ظاہر کر چکا ہوں - اُس کے نام سے

بتاتا ہوں۔ علاوہ اِس کے یہ بھی ہے کہ خدا اپنی صِفت آپ ہی نہیں کرتا۔ اب آپ اِن تینوں باتوں میں سے کونسی بات کو صحیح مانوں گے۔

جج صاحب۔ ذرا دھیرے سے بولے۔ تیسری ہی صحیح معلوم ہوتی ہے۔

پس اُس روز کی سبھا برخواست ہوئی

مانگھ بدی ۹

آریہ سماجیوں کی دو پارٹیوں کا آپکو مدہستھ کرنا

اُن دِنوں آریہ سماج کی دو پارٹیاں ہونے والی تھیں۔ جن کا عام لقب یہ مشہور تھا۔

(۱) گھاس پارٹی

(۲) ماس پارٹی۔

ایک روز دونوں پارٹیوں کے اصحاب آپکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اُنہوں نے حضور کے چرنوں میں یہ عرض کی کہ ہم آپکو اِس وقت

دونوں پکش کے مدہت کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی آپ ہماری دونوں پارٹیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کریں۔ کہ یہ دہان رائے کس پارٹی کی ہے

اس پر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے فرمایا - اچھا - پرگٹ (ظاہر) کریں - پہلے کہا س پارٹی والے بولے - کہ ہماری رائے میں مانس کہانا اور شراب پینا ایوگ (ناجایز) ہے۔

یعنی مانس کا نہ کہانا اور شراب کا نہ پینا ہم آریوں کا خاص دہرم ہے۔ آپ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے۔؟

اس پر آپ نے دوسری پارٹی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ آپ بھی اپنی رائے پرکٹ (ظاہر) کریں اس پر مانس پارٹی والے بولے۔ کہ ہماری رائے یہ ہے۔ کہ شوقیہ طور پر مانس مدرا نہ کہانا چاہیے لیکن دیہہ (جسم) کی رکشیا کیلئے یعنی بیماری وغیرہ کی حالت میں کہانے میں دوش نہیں ہیتے۔

ناظرین۔ دیکھئے کلیگ کا پربہاؤ۔ کہ ابھی یہ مت نکلا۔ اور ابھی ان میں پہوٹ بھی آبسی۔ جس نے سوسائیٹی میں ہی بھینڈ ڈال دیا۔

خیر جب سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے دونوں پارٹیوں کی راؤں کو سُن لیا۔ تو فرمایا کہ آپ کا یہ کہنا تو درست ہے۔ کہ مانس نہ کہانا۔ اور شراب

نہ پینا آریہ دھرم ہے۔ مگر دوسری پارٹی کا یہ کہنا کہ دیہہ رکھشیا کے نمت بے دوش ہے۔ یہ معاملہ ضرور غور طلب ہے۔

کیونکہ یہ نیم قایم قرا نہیں ہے۔ کہ مانس۔ شراب کے استعمال سے ہی دیہہ کی رکھشیا ہے۔

یعنی مانس اور شراب سے بیماری ضرور ہی دور ہو جاتی ہے۔ نہیں نہیں مانس شراب کے استعمال کرتے ہوئے بھی دیہہ کا ناشں ہو جاتا ہے۔

اس لئے اس بناس مان دیہہ کیلئے آپ نے آریہ دھرم سے برُدھ مانس شراب کا استعمال میں لانا گویا ستیہ دھرم کو چھوڑنا ہے۔ اس سے درست یہی رائے ہے۔ کہ آریہ دھرم مانس اور شراب کے کھانے سے ہرگز قایم نہیں رہ سکتا۔ پس آپ کے اس فیصلہ کو سن کر وہ بہت خوش ہوئے اور سبھا آپکی پرسنشا کرتی ہوئی برخواست ہوئی

تفصیل تپسیا

اس چترماسہ میں جو تپسیا ہوئی اسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

دیا پوسا قریباً ڈیڑھ ہزار اٹھائی الم۔ گیارہ کا ٹھوکرڑہ

ایک بارہ کا تھوکڑہ ایک - تیرہ کا تھوکڑہ ایک چودہ کا تھوکڑہ
ایک پندراں کے تھوکڑہ دو - چار پانچ دن کے برت بہت ہوئے
سالایک قریباً ڈیڑھ لاکھ پش آپ نے بعد ختم ہونے
چترماسہ کے وہاں سے بہار کر دیا۔

ماگھ بدی ۱۰

پہلا حصہ سپورن

ناظرین شری مہاستی پاربتی جی مہاراج کے
جیون چرتر کے سمت ۱۹۴۸ تک کے نہایت ہی مختصر
حالات تو اس کتاب میں درج ہو چکے ہیں۔ باقی آیندہ
سالوں کے حالات بھی۔ بشرط تندرستی امید ہے
کہ دوسرا حصہ بھی پبلک کے روبروئی پیش کرونگا
جسمیں ستہ دہرم آپدیشک بال برہم چارنی جین
اچاریہ سری سری ۱۰۰۸
سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کے دہرم اپکار
اور دلچسپ ہتوپدیش جو آتم گیان اور ویراگ کے
بھرے ہوئے یعنی سادہو دھرم وگرہست دہرم وبرہم چریہ